شعوری انقلاب میں گھر کا کردار

حافظ شکیل احمد طاہر

خطۂ پاکستان محض زمین کا اک ٹکڑا ہی نہیں بلکہ دوسری نظریاتی ریاست، ریاست مدینہ مشرفہ منورہ طیبہ طابہ کے بعد ہے۔ انسانی تاریخ میں ہزاروں خون کا نذرانہ پیش کر کے اس کو پایا گیا۔ لیکن حضرت حکیم الامت کا خواب ابھی تک خواب ہے۔ تشنہ تعبیر ہے، 64 برسوں کی تاریخ بے راہ رویوں، سراب گردیوں، انحرافِ مقاصد اور ارتدادِ مقاصد کی تاریخ کے سوا کیا ہے۔ نتیجہ یہ کہ تاریک رات مزید تاریک تر ہوتی جارہی ہے۔ صحیفہ ہدایتِ آخری قرآن حکیم کے ''انحرافِ اقوام و ملل'' کے ضوابط وقوانین ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں۔ **یتھون فی الارض** زمین میں بے مقصدیت کا مسلط کیا جانا ہم پر واضح ہے۔ عذاباتِ الٰہی کے کوڑے بھی ہم پر زلزلوں اور سیلابوں کی صورت میں برس رہے ہیں۔ ایک ہم ہیں مسافران بے سنگ و میل، مسافران بے منزل، خوابِ غفلت کے گھمبیر سائے، بے دینی کی گہری گھاٹ، انتشار در انتشار، نفرتوں کے پوجاری، ظلمتوں کے خریدار، **الجوع الجوع** ہماری پکار، علم منفی مقاصد کی نظر، نظریات گرد آلود مادیت منشور حیات، وقت شماری اجتماعی سوچ! ہاں ہاں ہمارے آنگن میں پھول کھلیں گے، ہمارا گھر خوشیوں کا گہوارہ بنے گا، ہماری منڈیر پر محبتوں کے دیپ جلیں گے، پژمردہ چہرے مسکان آشنا ہوں گے، ہماری شب ظلمت گریز پا ہوگی۔ ہمارے ہاں تڑکا سویرا ہوگا، ہمیں منزلوں کے نقوش ملیں گے، فرد فرد نہاں ہوگا لیکن کیسے؟

جب علم کے چراغ جلیں گے۔ جب آگہی کی کرن پھوٹے گی، جب بصیرت روشنی نمودار ہوگی، جب شعور بیدار ہوگا۔ شعوری انقلاب، انقلاب ہمہ جہت اور انقلاب ہم رخ کا واحد ذریعہ ہے۔ سماجی رویے محبت ریز کیسے ہونگے؟ جب شعوری انقلاب آئے گا، معاشی طبقاتی سفاکیت کیسے دم توڑے گی جب شعوری انقلاب آئے گا۔ تعلیمی سراب گردہاں کیسے سمٹیں گی جب شعوری انقلاب آئے گا۔ فکری تعیّشات کیسے چھوٹیں گے جب شعوری انقلاب آئے گا۔ بے ہنگم مزاجوں کا واحد حل شعوری انقلاب، عصبیت پسندوں کا واحد تدارک شعوری

انقلاب، چیرہ دستیوں کا واحد انسداد شعوری انقلاب، ذبح کرتی زبانوں کی واحد روک تھام شعوری انقلاب، تابع مہمل زندگیوں کا واضح مقصد شعوری انقلاب، جنگل معاشرے سے نجات کا واحد حل شعوری انقلاب، انسانی عظمتوں کا امین شعوری انقلاب، حیوانی ظلمتوں کا واحد سدِ باب شعوری انقلاب، اعلیٰ بندگیوں کا نصاب شعوری انقلاب، دنیا اور عقبیٰ کا جامع شعوری انقلاب، دنیا اور آخرت کا امتزاج شعوری انقلاب، حقیقت نقاب کشائیوں کی واحد سبیل شعوری انقلاب۔

وہ کون سا اور کیسا شعوری انقلاب؟ جو شعورِ حقیقی کو بیدار کرے، حقیقی شعور کیا ہے؟ جو قرآن حکیم کے نور بھرے اوراق سے ماخوذ ہو، جو فرامینِ رسالت مآب ﷺ سے مستنیر ہو۔ آج ظلمت دور میں ہر بات غیر و غلط تعبیرات (Wrong Interperations) کی نظر ہے۔ لادینی نظام تعلیم و فکر میں کوئی کچھ ہو جائے، کسی مقام پر پہنچ جائے وہ قرآن مطلوب فکر سے برسوں دور کھڑا ہے، وہ حدیث مطلوبِ فکر سے برسوں دور کھڑا ہے۔ وہ کون سا شعوری انقلاب مطلوب ہے جو نظامہائے زندگی (System of Life) میں مثبت تبدیلی لا سکے اور ٹھوس تبدیلی (Solid change) لا سکے۔ وہ واحد تعلیمات القرآن والحدیث کو افکارِ جدیدہ، ضروریاتِ عصریہ کے ساتھ مطابقت سے پیش کرنے میں ہے اور صحیح میراثِ صفہ کو زندہ کرنے میں ہے۔ تصور و روحانیتِ عملی کو زندہ اور رائج کرنے میں ہے۔

ایک گھر کیا کردار ادا کر سکتا ہے اس کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کریں گھر معاشرہ کی اک مسلّم اکائی ہے ہر تبدیلی جو معاشرہ میں نمو پذیر ہوتی ہے وہ اس مسلّم اکائی سے نمو پذیر ہوتی ہے۔ آج معکوس انقلاب کی فکر دینے والے ہزاروں افراد ہیں لیکن صحیح رخ انقلاب پر فکر دینے والے خال خال ہی ہیں۔ اینٹ درست ہوگی تو دیوار درست ہوگی۔ ٹیڑھی اینٹوں کی چنائی دیوار کیسے درست بنائے گی اور تاجدار انقلاب عالم، والی مدینہ ﷺ کے نقوشِ قدوم سے ہٹ کے جو تبدیلی کا تصور پیش ہوگا وہ خام خیال ہی رہے گا وہ حقیقی معنوں میں عملی جامہ پہن نہیں سکتا۔ 13 برس تیاریٔ افراد، تعمیر بیوت صالح ہی اولین انقلابِ مصطفوی ﷺ ہے اور ازاں بعد انقلابِ عالم کی نقیب بنی۔ قوتِ نافذہ کا حصول بے تعلیم و تربیت افراد و بیوت کے بغیر ''ایں محال است محال است جنوں'' ہے۔

آیئے افراد و بیوت کی تیاری کے مرحلہ میں کیا نقوش ہوں؟ کیا کارفرما پہلو ہوں جن کا جائزہ لیا جا سکے۔

1۔ امتزاجِ تعلیم و تربیت

شعوری انقلاب جو ہمہ جہت لادینی تعلیم ہم رخ تبدیلی معاشرہ کا باعث ہو۔ اس کی اولین صورت جو اک گھر سے افراد کو ملے وہ امتزاج تعلیم و تربیت ہے (Secular Education) سب کے لئے نظام تعلیم کی ہزاروں سال کی تحصیلات کیا تبدیلی لائیں گی وہ 64 سال کی تاریخ گواہ ہے شکم پرور، شکم پرست، شکم جو افراد

کے علاوہ کیا کیا؟ اعلیٰ ڈگریوں کے ڈھیر بھی لگ جائیں مگر اعلیٰ اخلاق کا گزر تک نہیں۔ لکھے پڑھے خاصوں نے ان پڑھ جاہلوں سے زیادہ ظلمت پھیلائی۔ مشرق و مغرب سے بڑھ کے آنے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ کمی انقلاب موزوں افراد کی ہے۔ جج بن کے بھی زندگی کا جج نہ آیا۔ مذہبی نظام تعلیم نے کیا گل کھلائے؟ کون نہیں جانتا نفرتوں کی کشت زار روز بروز کاشت ہورہی ہے، دقیانوسی تصور زندگی زیب تن ہے، انتہا پسندانہ نقطۂ نظر غالب ہے۔ ڈاکٹر بن گئے لیکن قرآن و حدیث کے جاہل مطلق! مبادیات دین سے بے خبر! پھر کہتے ہیں اتنے پڑھے لکھے ہیں آپ ان کو کیا کیا کہہ رہے ہیں؟ گھروں میں دینی و دنیاوی تعلیم کا امتزاج کریں۔ ابتدائی ذہن سازی دونوں امور کی جامع عطا فرمائیں۔ بے ترتیب ماں باپ بھلا کیا تربیت فرمائیں گے۔ خدارا آؤ فکر کریں گزرے دنوں کی تلافی کرلیں۔ خود مثبت، تعمیری رخ پر پڑھیں اور گھر کا ماحول ایسا بنائیں کچھ اپنا اور اپنے عیال کا فکر کریں۔

قوا انفسکم و اھلیکم من النار.

کا حکم قرآنی ہمیں بار بار متوجہ کررہا ہے تم کب بدلو گے۔ رحمت الٰہی ناراض ہوکے مڑ گئی تو ابدی خسارہ نصیب ہوجائے گا۔ ہم خود Role Model ہوں اگر ہم اس نظام کے خلاف نبرد آزما نہ ہوئے تو اس کے اثرات تمام گھر پر مرتب ہوں گے۔

2۔ عمدہ معمولات سازی

شعوری انقلاب کی خشت اول افراد ہیں اور افراد کی اولین ذہن سازی ان کو گھر کے ماحول سے میسر آئے۔ گھروں کے منفی ماحول کیا خاک انقلاب لائیں گے؟ ایک دو افراد کے سدھار سنوار سے بھی کیا ہوگا جب غالب اکثریت انقلاب کش ہوں۔ ہم انقلاب کے داعیین کے لئے گھروں کو انقلاب آشنا کرنا ہوگا۔ شعوری انقلاب سے مراد شعورِ اسلامی، شعورِ دینی، شعورِ مصطفوی ﷺ، شعورِ قرآنی اور شعورِ روحانی مطلوب ہے۔ اس کے ابتدائی خدوخال میں عمدہ معمولات سازی امر ضروری ہے۔

نہال اس گلستان میں جتنے بڑھتے ہیں ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھتے ہیں

ان نوخیز کلیوں کی پرداخت عمدہ معمولات پر کی جائے۔ جیسے معمولاتِ نماز، معمولاتِ مطالعہ، معمولاتِ سماع، معمولاتِ درود وسلام، معمولاتِ نعت و کلام وغیرہ۔ آج ہمارا غیر سنجیدہ پن اس درجہ کو پہنچا کہ ہم دبے دبے ہنستے ہیں کہ یہ کیا باتیں ہیں۔ ماننے والوں نے کیا کوششیں کیں۔ کیا ایک گھر کے جمیع افراد کسی اجتماعی نقطہ نظر کے حامل ہیں؟ اس وقت نتائج کیا برآمد ہونگے؟

ادبوا اولادکم حب نبیکم. اپنی اولادوں کو اپنے نبی مکرم ﷺ کے ادب وتکریم سکھلاؤ۔

آخر اس کی کیا صورت ہوگی؟ کیا عملی تدابیر وتراکیب اپنائی جائیں گی؟ کون سے امور اختیار کئے جائیں گے یہ تو ہمیں حسبِ ماحول، حسبِ مزاج، حسبِ طبائع اور حسبِ اذواق اپنانا ہوگا۔ ہم چند ماہ وسال اسکو اپنائیں۔

لفتحنا علیهم برکات من السمآء والارض. ہم ضرور ان پہ آسمانوں اور زمینوں کی برکات کے دروازے کھول دیں گے۔

یہ منظر ہم اپنے گھر کے آنگن میں ہی دیکھیں گے کہ محبت سرور کونین ﷺ کا تحفہ نونہال قوم کو عطا کریں۔ ہر درد محبت شخصیت کو کیا خوبصورت بنائے گا وقت خود ثابت کرے گا۔ بقول حضرت اقبال

یہ عشق جنوں پرور مجھے ماں کی گود سے ملا

3۔ مثبت رویوں کی تشکیل

شعوری انقلاب جو انقلابات ہم جہت کا اساسی ابتدائی، بنیادی اور لازمی درجہ ہے۔ شعور آگہی، بصیرت، فہم اور دانش سے ہی اقوام میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ شعوری انقلاب کا اولین مرکز گھر ہے۔ گھر اولین اجتماعیت کا مظہر ہے یہیں سے شعوری مثبت تبدیلی کا آغاز ہوگا۔ تاجدار انقلاب عالم سید کون و مکان ﷺ نے فرمایا:

کل مولود یولد علی الفطرة وابواه یهودانه ویمجسانه وینصرانه.

ہر پیدا ہونے والا فطرت سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو یہودی، مجوسی اور عیسائی بنا دیتے ہیں۔

توارث کے بعد ماحول ابتدائی برابر اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر عقائد تک پختہ کر دیتا ہے تو رویوں کا تشکیل پذیر ہونا تو بات ہی کوئی نہیں۔ روّیہ، مزاج، عادات، اطوار اور اخلاق کا مجموعہ ہے۔ آج ہمارا سماجی زوال کیوں ہے؟ ہمارے منفی رویے، اذیت ہمارا دستور، نفرت ہمارا مشغلہ، طنز ہماری گھٹی میں، حسد ہمارے ضمیر میں، تکبر ہماری روش، ظلمتوں کے ہم قاسم زبان سنان کی طرح تحقیر وجۂ بقا ہے، جس کے ساتھ چار قدم چلیں لچھن کھل جائیں گے۔ جی بھر جائے گا۔ آخر یہ کیوں؟ منفی رویوں کی آماجگاہ ہمارا ابتدائی ماحول ہے۔ شعوری انقلاب کے لئے مثبت رویوں کی تشکیل امر لازم ہے۔ اس کے لئے گھر بہترین ادارہ، درس گاہ اور تربیت گاہ ہے۔ گھروں کے غلط تشکیل پذیر رویوں سے سکول، جامعات اور تحریکات کیا بدلیں؟ بہت ہی مشکل بات ہے۔ آیئے ہم شعوری انقلاب کی تیاری کریں۔ گھروں سے مثبت رویوں کی تشکیل کے لئے مخلصانہ کوشاں ہوں۔ نوخیز اں پھولوں میں عاجزی، انکساری، حلم، بردباری، الفت، محبت، مودّت، ایثار، نفئ ذات، خود وقری، خود داری، خود اعتمادی، خود شناسی اور خود فہمی جیسی اعلیٰ اقدار کی آبیاری کریں۔ کل یہ درخت سایہ دار بنیں تو ہم بحضور سرور کونین ﷺ سرخرو ہوں۔

4۔ رجحانات تحصیلِ علم

شعوری انقلاب کا اساسی نقطہ علم ہے۔ اگر ہم لارڈ میکالے کے زرخرید غلام نہ ہوتے تو ہمارے احوالِ حیات کچھ اور ہوتے۔ اس نے کہا کہ اس نظام تعلیم سے ان پڑھ، کلرک قوم پیدا ہوگی۔ مذہبی اور غیر مذہبی و دینی دو حصوں کی تفریق نے معاشرے میں وہ مقاصد علم پیدا ہی نہیں ہونے دیئے۔ آج پاکستانی نظامہائے تعلیم کا بنظر غائر مطالعہ کریں تو سراسر بے مقصد اور بے مدعا ہیں۔ حرف شناسی شخصیت سازی نہیں، ورق گردانی تبدیلیٔ زندگی نہیں۔ ڈگری جوئی تغیرِ ذات نہیں۔ جیسے لادین، سفاک، خون ریز، درو دیوار پہ کنندہ، ذہنِ ناتراش پہ کنندہ فکر خام پہ رقم ہونگے تو نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ابلیسی ایجنڈا سچ ثابت ہوا۔ **لاحتنکن ذریته.** ضرور بضرور تمام ذریت کو اکھاڑ پھینکوں گا۔

بسیار کوششیں بے معنی کیوں؟ بے تحاشہ محنتیں بے مراد کیوں؟ جب ہمارے مقاصد درست نہیں، منزل راست نہیں تو کیا ہوگا۔ کیا ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، قلم کار، اعلیٰ ڈگری یافتہ لوگ صاحبانِ شعور ہیں؟ یہ وہی سحر ہے جس کا انتظار تھا شب گریزہ سحر ہے۔ شعور، شعور قرآنی چاہیئے، شعور حدیثی چاہیئے، شعور اسلامی چاہیئے، شعور روحانی چاہیئے۔ شعوری انقلاب کیسے نسلوں کی تیاری کا عمل علم کے بغیر خواب و خام رہے لیکن علم ہی قدیم و جدید کا امتزاج، اسلامی روّیے کی کماحقہ آگہی، قرآنی فکر کی سوچ، حدیثی فکر کی پختگی، روحانی قدروں سے شناسائی، جدید دنیا کے ممالک پر نظر، ضروری امور ہیں آج ہم انقلاب دوست ہیں یا انقلاب دشمن یہ فیصلہ آسان نہیں علم دوستی ہمارے ہاں کہاں ہے؟ جاہلیت پر روحانیت کا تڑکا لگا کے اولیاء کاملین بنے بیٹھے ہیں زندگی میں ایک بار صحیفۂ انقلاب مبارک کے مضامین سے گزرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ اگر شوق مطالعہ، ذوق علم ہے انہیں حسد ونفرت نے کھالیا اور پڑھنے کا رجحان پایا گیا وہاں خالصتاً لادینیت نے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔

نہ علم نہ روحانیت، نہ ادب نہ چاشنی، نہ نصب العین اور پھر آنکھ بند ہو جب کھلے تو انقلاب آچکا ہو۔ ''ایں خواب خام است تعبیر ایں نیست''۔ **لیس للانسان الا ماسعیٰ.** آؤ شعوری انقلاب کے لئے گھروں کے ماحول علم پرور بنائیں، گھروں کے ماحول علم دوست بنائیں، علم شوق بنائیں، ہم سب کچھ نہیں لیکن والیٔ مدینہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور ہم مکین گنبد خضریٰ ﷺ کے لئے راحت سامان بنیں۔

فی الدنیا حسنه و فی الآخرة حسنه کی جامع زندگیوں کے حامل ہوں۔ ہمارا مرکز فکر قرآن و حدیث ہو۔ ہمارا محور نظر اسلام ہو تب تمام امور خیرات و برکات کی چادر میں آجائیں گے۔

5۔ عمدہ اشغال و اذواق

گھر اولین تربیت گاہِ انقلاب ہے، گھر اولین ادارۂ ذہن سازِ انقلاب ہے۔ شعوری تبدیلی لاشعوری میں کبھی نہیں آتی۔ شعوری تبدیلی کے لئے باشعور ہونے کا ثبوت ہمیں دینا ہے۔ کوئی شعور اشغال، اشواق، اذواق، مشاغل اور رغبات کے بغیر ناممکن ہے۔ گھر میں بچوں کو، بچوں کے طریق پر تعلیم دینا ہوگی۔ اعلیٰ مقاصد کو کھیلتے کھیلتے حاصل کرنا چاہیئے۔ نعت کا ماحول بنائیں از خود مدارج تربیت طے ہوجائیں گے۔ نعت آگہی پیدا کریں۔ جہاں آواز عمدہ ہوگی وہاں دل کی رغبتیں والیٔ کونین ﷺ کے ساتھ از خود جڑ جائیں گی۔ درود و سلام کی عادت بنائیں، شوق کی آگ لگ جائے گی۔ ماں باپ مصلے پہ آئیں بچے خود کھڑے ہوجائیں گے۔ اظہار خیال کی عادت ڈالیں زبان کی گرہیں کھل جائیں گی۔ قلم پکڑیں تو لکھنے کا شوق پیدا ہوجائے گا۔ وہی ٹی وی چینل چلیں جو ان اشواق کو فروغ دیں۔ لاشعوری طور پہ ذہن سازی ہوجائے گی۔ اگر ہم گھر کے انقلاب سے لاتعلق رہے تو انقلاب کی منزل کیسے ملے گی۔ ایک ایک لمحہ اگر خیر خواہی، خیر طلبی، خیر جوئی، خیر بانٹی، خیر فروغ کے لئے اگر توجہ میں نہیں آتا تو انقلاب خام خیال ہے یہ نوخیز نسلیں خود رو پودے نہ بن جائیں جن کے جھاڑ جھنکار پہ کل ہمیں رونا ہے۔ آج خواب غفلت سے اٹھیں۔ ان کی سرگرمیاں ہم خود بنائیں۔ کل شتر بے لگام اور بے نتھا بیل بننے کے بعد کس کی ذمہ داری پہ غفلت کا طعن ہوگا۔ شکم پروری سے کردار پروری اہم تر ہے۔ اس کے لئے ہمارے پاس کیا وقت ہے؟ کیا اسلوب ہے؟ کیا منہاج ہے؟ کیا طریق ہے؟ آج ملٹی میڈیا کا دور ہے، آؤ صرف منہاج القرآن کے دروازۂ خیر فروغ پر بیٹھ جائیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خدا عمر خضر عطا کرے اور لازم کرلیں کہ ان کے خطابات دلپذیر، ذہن ساز، کردار تراش کو سنائیں۔ رغبات پیدا کریں۔ محفل روحانی میں خود شریک ہوں اور نژادِ نو کو انگلی تھام کر لے جائیں۔ شناسائی پیدا ہو۔ شوق پروان چڑھے۔

6۔ آبیاریٔ روحانی اقدار

شعوری انقلاب صرف مادی علوم و فنون سے آگہی سے آگے جامعات کی گرد چھاننے سے آئے گا۔ ڈگریوں کے پلندے اکٹھے کرنے سے آئے گا۔ نہیں شعوری انقلاب جو مملکت پاکستان کے تیرہ نصیبوں کو روز روشن کردے گا۔ وہ انقلاب جو خطۂ زمین کے مقاصد کو پانے کا ذریعہ ہوگا۔ وہ مذہبی اور روحانی انقلاب سے آئے گا۔ مولویانہ طرز عمل سوائے تشدد، سخت گیری اور ستم شعوری کے علاوہ کچھ نہ لائے گا۔ روحانی اقدار کے احیاء سے زندگیوں میں خیر کے دروازے کھلیں گے۔ تکبر کے عفریت عاجزی کی مٹی میں بدل جائیں گے۔ نفرتوں کی آکاس

بیل محبتوں کے گل وسرود چمن بن جائیں گے۔ بے لگام زبانوں پہ ادب کے پہرے بیٹھیں گے زہر اگلتے رویے امن شانتی کی شبنم بکھیریں گے۔ ضرر رساں ہاتھ خیر رساں ہاتھ بن جائیں گے ہر ایک کی نفی، نفئ ذات میں بدل جائے گی۔ حسد کے جلتے آلاؤ رشک و ترجیح کی بادنسیم بن جائے گی۔ آنکھوں کے خشک چشمے ساون کی باران میں بدل جائیں گے۔ جبین خاکِ نیاز پہ ڈھیر ہوجائیں گی۔ لہجے کرم پرور محبت فروغ بن جائیں گے۔ دھکے دینے کا منشور بازو تھام لینے میں بدل جائے گا۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے   مزہ تو تب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

راتیں محبت جگرتوں میں بدل جائیں گی۔ ''آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر'' کا منظر حسین بنے گا۔ ''علم گر برمن زنند ہارے شود'' کا منظر ہوگا۔ روحانی قدروں نے ہمیشہ ہمیں سرفراز سربلند رکھا۔ بندگان الٰہی طبقۂ صوفیاء ہوئے۔ طبقہ خیرالناس کا اطلاق انہی پہ ہوا۔ ''**فیمکث فی الارض**'' کا عملی مظہر روئے زمین پہ تاریخ عالم میں صرف اورصرف یہ مقبولان خدا اور مقربان مصطفیٰ ﷺ ہوئے۔ The Fietest of the Earth **اصح علی الارض**. یہ طبقۂ متبارک، طبقہ معظم ہوا۔ قادری سلسلہ کے بزرگان محترم کے دم قدم ایک عظیم تبدیلی واقعہ ہوئی جس کو مرشد گرامی حضرت اقبالؒ نے فرمایا:

ہے عیاں یورش تا تار کے افسانے سے   پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اور سلطنت عثمانیہ کی بنیاد پڑی ہلاکو خان کی استعماریت کا بار سمیٹا گیا۔ شعوری انقلاب کی وہ بنا جو ایک گھر کے ماحول سے رکھی جائے وہ خالصتاً روحانی قدروں پہ مشتمل ہو۔ شعوری انقلاب ایک ہزار دانوں کی تسبیح پکڑ لینے کا نام ہی نہیں۔ صوفیانہ اخلاق کو زیب بدن کریں۔ اچھے اخلاق اور آداب سے صوفیت عبارت ہے۔ وہ پڑھتے جائیں، اپنائیں جائیں پھر تو خیرات روحانیہ کا مزہ ہے۔ پھر مراقبات سے ابواب رحمت کھلیں گے۔ پھر وظائف ثمر بار ہونگے پھر اشغال برکتیں لے کے آئیں گی پھر نوافل نتیجہ خیز ہونگے۔ یہ جنت نظیر گھر، انقلاب آشنا گھر، رحمتوں کا مرکز کیونکر نہ بن جائیں۔

7۔ بنیادی اجتماعیتِ صالحہ

شعوری انقلاب کے لئے گھر کا ماحول خشتِ اول ہے۔ گھر سے مراد تمام افراد گھر ہیں۔ ایک دو افراد کی صالحیت چہ معنی دارد؟ وہ غالب اکثریت کے سامنے Avoid liver متصور ہوتے ہیں۔ وہ بے دست و پا نیکی اٹھا کے کیا کریں؟ انقلاب اکثریت کا اجتماع خیر اور اجتماع صالحیت ہوتا ہوگا۔ چند افراد تسبیح بدست نوافل

پابند، علم شوق، مجاہدہ ذوق روحانی طبع ہوں تو کیا ہوا بڑی اکثریت سمت مخالف کھڑے ہوں۔ آیئے گھر کے ماحول کو اجتماعیت صالحہ بنائیں۔ جبر، تشدد، سخت گیری، نفرت گوئی اور تبراء آرائی سے کوئی اپنی پرورش ترک نہیں کرتا۔ محبت، الفت، ستر پوشی اور حوصلہ افزائی سے ماحول میں ایک عظیم تغیر واقع ہوگا۔ شعوری انقلاب کے لئے جمعیت افراد گھر ضروری ہیں۔ اگر ہم سراپا پیغام بن جائیں، سراپا عمل بن جائیں، عمل کی بِنا خلوص قلب و روح پر مبنی ہو تو سرکار ابد قرار ﷺ ہمیں توجہ محبت میں رکھیں گے۔ لامحالہ زندگی میں مکافاتِ خیر کے اثرات برآمد ہوں گے۔ سرسبزیٔ اقوال زبانِ حال بن جائے گی۔ آسودگی حالات زبانِ حال بن جائے گی۔ قرآنی فیضان کے گل و سرو مسکرائیں گے۔ والیٔ مدینہ ﷺ کی چادر کرم ہمیں ڈھانپے گی۔ اب ہم زبان قیل و قال سے زور صرف نہ بھی کریں ہمارا چلنا پھرنا وجود پیغام بن جائے گا۔ درود و سلام کے گجرے اور تحفے جو ہمہ وقت ہماری زبان پہ سجیں تو کیا بعید ہے کہ ابر کرم مصطفیٰ ﷺ کی رم جھم ہماری زندگیوں کے خشک صحرا کو سبزہ زار نہ بنادے۔ جب آنکھیں مکین گنبد خضریٰ کے چہرہ کوفزا رخ والضحیٰ، آبروِن قوس مثال، جبین راحت نظام، چشمانِ سرمگین، دستِ یداللہ، سراپائے ہزار برکت کو دیکھ لیں تو ہم وہ منظر نہ بنیں جو حضرت حکیم الامت نے فرمایا۔

تامرا افتاد بھر رؤیت نظر — از اب و ام گشتہ محبوب تر

حضور ﷺ جب سے مری آنکھوں نے رخ باجمال کو دیکھا مجھے ماں باپ بھول گئے۔

اب جو اجتماعیت وجود میں آئے گی وہ موتیوں کی لڑی بن جائے گی۔ اس کا ایک ایک فرد اپنے پہلو میں دردجھب کردگار لئے ہوگا۔ ایک ایک آنکھ ساون مثال ہوگی۔ ایک ایک پیکر کو سک متراں دی ودھیری ہوگی۔ مادی آلائشیں دم توڑ جائیں گی، دنیائے دوں ان کو پا باسلاسل نہ کریں گی، دنیا کے ڈھیرے ان کو متوجہ نہ کریں گے صالحیت کی معراج ہادِ سرور کائنات ﷺ ہے وہ جب سچی دل میں لگ جائے گی تو کیا کیا چمن زار کھلیں گے یہ اک درد ہزار دردِ دنیا سے نجات دلائے گا اور ایک دیپ سے ہزاروں دیپ جلیں گے۔

اب شعوری انقلاب کی منزل دو قدم کے فاصلے پر ہوگی۔ منزلیں خود ہمارے انتظار میں ہوں گی، ہر سو امیدوں کے کشت زار آباد ہوں گے، دنیا اور مافیہا اس کے پاؤں کی ٹھوکر بن جائے گی۔ شعوری انقلاب کے یہ خدوخال اور نقوش جو اک گھر سے پیدا ہوں۔ میں اک فرد ناقص و ناکارہ پیش کر رہا ہوں۔ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے بابا جانِ رحمت کی چادر سے نوازیں۔